آوارہ کتے جو نقصان نہ پہنچاتے ہوں، انہیں مارنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا ایسے آوارہ کتوں کو، جو لوگوں کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہوتے، اور کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے، انہیں قتل کرنا کیسا ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

گلیوں میں آوارہ پھرنے والے وہ کتے، جو کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے، انہیں کسی طرح بھی مارنا جائز نہیں، البتہ! جو کتا لوگوں کو کاٹتا یا نقصان پہنچاتا ہو، اسے کسی ایسے طریقے سے مارنا، جائز ہے، جس میں کم سے کم تکلیف ہو، مثلاً کسی ترکیب سے تیز چھری کے ساتھ ذبح کرنا۔

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”خمس من الدواب لا حرج علی من قتلھن: الغُراب والحِداۃ والفارۃ والعقرب والکلب العقور“ ترجمہ: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو مارنے والے پر کچھ حرج نہیں ہے، کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔ (صحیح البخاری، کتاب جزاء الصید، صفحہ 333، حدیث: 1828، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اجمعوا علی قتل الکلب العَقور والذی فیہ ضرر بخلاف غیرہ“ ترجمہ: فقہائے کرام کا کاٹنے والے اور نقصان دہ کتے کو مارنے پر اجماع ہے، دوسرے کتے کے برخلاف۔ (لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 7، صفحہ 177، دار النوادر، دمشق)

جو کتا تکلیف نہ دیتا ہو، اسے مارنا جائز نہیں۔ چنانچہ البحر الرائق میں ہے ”اما حل القتل فما لا یؤذی لا یحل قتلہ، فالکلب الاھلی اذا لم یکن مؤذیا لا یحل قتلہ لان الامر بقتل الکلاب نسخ، فقید القتل بوجوب الایذاء“ ترجمہ: بہر حال (کتے کا) قتل حلال ہونا، تو جو اذیت نہ دے اسے مارنا حلال نہیں ہے، لہذا پالتو کتا جب تکلیف نہ دے، تو اسے مارنا جائز نہیں کیونکہ کتوں کو مارنے کا حکم منسوخ ہے، تو قتل کے جواز کو اذیت لازم آنے کے ساتھ مقید کیا گیا ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 60، مطبوعہ: کوئٹہ)

جسے مارنا جائز ہے، اسے بھی بے جا تکلیف سے مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان اللہ تبارک وتعالی کتب الاحسان علی کل شیء، فاذا قتلتم فاَحسنوا القِتلۃ واذا ذبحتم فاَحسِنوا الذَّبح، ولْیُحِدَّ احدُکم شَفرتَہ ولْیُرِحْ ذبیحتَہ“ ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا

جب تم قتل کرو، تو اچھے طریقے سے قتل کرو، اور جب ذبح کرو، تو عمدہ طریقے سے ذبح کرو، اور چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی چھری کو تیز کرلے اور اوراپنے ذبیحہ کو آرام دے۔ (مشکاۃ المصابیح، جلد2، صفحہ1193، حدیث: 4073، المکتب الاسلامی، بیروت)

اس حدیث کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یعنی انسان ہو یا جانور، مومن ہو یا کافر سب کے ساتھ اس کے مناسب بھلائی و سلوک کرنا لازم ہے۔ ظلم کسی پر جائز نہیں، یہ ہے حضور کے رحمۃ للعالمین ہونے کی شان۔۔۔پتھر کی چھری اور کھٹل تلوار سے ذبح نہ کرو کہ یہ رحم کے خلاف ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ645، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4557

تاریخ اجراء: 27جمادی الاخریٰ 1447ھ/19دسمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net